بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسجد میں موبائل چارج کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نمازی حضرات مسجد میں موبائل چارج کر سکتے ہیں یا نہیں؟ یونہی امام مسجد، مؤذن یا خادم وغیرہ کے موبائل چارج کرنے کا کیا حکم ہے؟

سائل : غلام رسول (جیابگا، رائیونڈ، لاہور)

جواب

مسجد کی سہولیات کے اخراجات اوراس میں استعمال ہونے والی بجلی کے بل وغیرہ ہمارے ہاں چونکہ عموماً چندے سے ادا کئے جاتے ہیں۔ اس حوالے سے حکم یہ ہے کہ اگرچندہ دینے والے نے اسے کسی خاص کام میں استعمال کرنے کا کہا ہے تو اسی میں استعمال کرنا لازم ہے اوراگراس کی طرف سے صراحت معلوم نہ ہو تو اسے مسجد کے سابق رواج کے مطابق استعمال کرنا ہوگا۔ آج کل چندہ دینے والوں کی طرف سے عموما کوئی صریح مصرف معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ مطلقا مسجد کے لئے چندہ دیتے ہیں۔ لہذا ایسے موقع پر لامحالہ اسے پہلے سے رائج عرف کے مطابق استعمال کیا جائے گا۔ موبائل چارج کرنا ایک ایسا معاملہ کہ عام مساجد کے اندر موبائل چارج کرنے کا عرف نہیں ہے۔ اس لئے مسجد میں موبائل چارج کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی مسجد ایسی ہو کہ لوگوں کا عام رواج اس میں موبائل فون چارج کرنے کا ہو اور چندہ دینے والے یہ جاننے کے باوجود بغیر کوئی قید لگائے چندہ دیتے ہوں تو گویا وہ دلالتاً اس اجازت کے ساتھ دیتے ہیں کہ ان کے چندے سے یہ معروف کام بھی کر سکتے ہیں۔ وہاں پر موبائل چارج کرنے کی اجازت ہوگی۔ نیز جہاں عرف کی وجہ سے اجازت ہوگی، تو وہ حسب عرف سب کیلئے ہوگی اور نہیں ہوگی تو کسی کیلئے نہیں ہوگی۔ لہذا صورت مسئولہ میں عمومی طور پر نمازی، امام، مؤذن یا خادم وغیرہ کسی کو بھی ایسی مسجد میں موبائل چارج کرنے کی اجازت نہیں ہے، جہاں پہلے سے موبائل چارج کرنا معروف نہیں ہے۔ البتہ اگر کسی مسجد کے حجرے وغیرہ میں امام، مؤذن یا خادم کو رہائش دی ہوئی ہے تو چونکہ حجرہ، مسجد کی ضروریات میں سے ہے اور رہائش کے لوازمات میں سے بجلی کا بقدر عرف ذاتی معاملات میں استعمال بھی ہے۔ اسی استعمال میں سے موبائل کا چارج کرنا بھی ہے کہ یہ بھی آج کل کی رہائش کے لوازم میں سے ہے۔ لہذا وہاں اپنی رہائش کے مقام پر امام وغیرہ کو موبائل چارج کرنے کی اجازت ہوگی۔

چنانچہ فتاوی عالمگیری میں مسجد کے چراغ کے استعمال کے متعلق لکھا ہے ”لو وقف علی دھن السراج للمسجد لا یجوز وضعه جمیع اللیل بل بقدر حاجة المصلین ویجوز الی ثلث اللیل ونصفه اذا احتیج الیه للصلوٰة فیه کذا فی السراج الوھاج ولا یجوز

ان يترك فيه كل الليل الافی موضع جرت العادة فيه بذلک کمسجد بيت المقدس ومسجد النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ و سلم والمسجد الحرام اوشرط الواقف ترکہ فيه کل الليل کماجرت به العادة فی زماننا کذافی البحرالرائق "ترجمہ : اگر مسجد کے چراغ کے تیل کے لئے کوئی وقف کیا تو تمام رات چراغ روشن رکھنا جائز نہ ہوگا بلکہ صرف نمازیوں کی ضرورت کے مطابق اور تہائی رات تک جائز ہے ، اور اگر مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے اس کی ضرورت ہو تو نصف رات تک جائز ہے ، یونہی السراج الوہاج میں ہے ۔ اور تمام رات چراغ روشن رکھنا جائز نہیں ، ہاں ایسے مقامات جہاں ایسی عادت جاری ہوگئی جیسا کہ مسجد بیت المقدس ، مسجد نبوی اور مسجد حرام میں ہے ، یا واقف نے تمام رات روشن رکھنے کی شرط لگا رکھی ہو جیسا کہ ہمارے زمانہ میں یہ عادت بن چکی ہے ، بحرالرائق میں یونہی ہے ۔ (فتاوی عالمگیری ، کتاب الوقف ، الباب الحادی عشرفی المسجد ، الفصل الثانی ، ج 2 ، ص 459 ، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں : "جو چیز جس غرض کے لئے وقف کی گئی دوسری غرض کی طرف اسے پھیرنا ناجائز ہے اگرچہ وہ غرض بھی وقف ہی کے فائدہ کی ہو کہ شرط واقف مثل نص شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجب الاتباع ہے ۔ ۔ ۔ ولہذا خلاصہ میں تحریر فرمایا کہ جو گھوڑا قتال مخالفین کے لئے وقف ہوا ہو اسے کرایہ پر چلانا ممنوع و ناجائز ہے ۔ "(فتاوی رضویہ ، ج 16 ، ص 452 ، رضا فاؤنڈیشن ، لاہور)

بہار شریعت میں ہے : "مسجد کی ۔ ۔ ۔ چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بے موقع اور بے محل استعمال کرنا ناجائز ہے ۔ "(بہار شریعت ج 2 ، حصہ 10 ، ص 561 ، مکتبۃ المدینہ ، کراچی)

وقار الفتاوی میں ہے : "مسجد کی بجلی یا کسی اور چیز کا استعمال مسجد کی ضرورتوں کے علاوہ کسی شخص کیلئے بھی جائز نہیں ہے ۔ "(وقار الفتاوی ، ج 2 ، ص 334 ، بزم وقار الدین ، کراچی)

امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی تصنیف "چندے کے بارے میں سوال جواب" میں جشن ولادت پر مسجد کے چندے سے اس میں چراغاں کرنے کے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں : "اگر چندہ دینے والوں کی صراحتاً یا دلالتاً اجازت ہو تو کرسکتے ہیں ورنہ نہیں ۔ صراحتاً سے مراد یہ ہے کہ مسجد کے لئے چندہ لیتے وقت کہدیا کہ ہم آپ کے چندے سے جشنِ ولادت اور گیارھویں شریف ، شبِ براءت وغیرہ بڑی راتوں کے مواقع پر نیز رمضان المبارک میں مسجد میں روشنی بھی کریں گے اور اس نے اجازت دیدی ۔ دلالتاً یہ ہے کہ چندہ دینے والے کو معلوم ہے کہ اس مسجد پر جشن ولادت اور دیگر بڑی راتوں کے مواقع پر اور رمضان المبارک میں چراغاں ہوتا ہے اور اس میں مسجد ہی کا چندہ استعمال کیا جاتا ہے ۔ "(چندے کے بارے سوال و جواب ، ص 20 ، مکتبۃ المدینہ ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : ابو شاہد مولانا محمد ماجد علی مدنی

مصدق : مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر : Lar-11336

تاریخ اجراء: 01صفر المظفر1444ھ/29اگست2022ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net